Teacher Eligibility Test (TET)

Paper I and II

LANGUAGE I : Urdu

اردو (زبان اول)

مرکز تعلیمی ترقی برائے اقلیتی طبقات

جامعہ عثمانیہ

(زیر اہتمام محکمہ اقلیتی بہبود، حکومت تلنگانہ)

احاطہ نظام کالج، گن فاؤنڈری، حیدرآباد۔500 001 فون نمبر: 040-23210316

www.tscedm.com, http://cedmou.tg.nic.in, E-mail:cedm_ou@yahoo.com

GOVERNMENT OF TELANGANA
MINORITIES WELFARE DEPARTMENT
CENTRE FOR EDUCATIONAL DEVELOPMENT OF MINORITIES
OSMANIA UNIVERSITY
Nizam College Campus, Gunfoundry, Hyderabad - 500 001.
TSCEDM
Phone / Fax: 040-23210316 (O)

پیش لفظ

اقلیتی طلباء، طالبات کی ترقی کیلئے محکمہ اقلیتی بہبود کے تحت ایک تعلیمی مرکز بنام مرکز تعلیمی ترقی برائے اقلیتی طبقات، Centre for Educational Development of Minorities (CEDM) نظام کالج، جامعہ عثمانیہ 1994ء میں قیام عمل میں لایا گیا۔ اس سنٹر کے تحت حصول ملازمت کیلئے TET اور DSC کے علاوہ حصول داخلہ کے امتحانات POLYCET، ECET، EAMCET، NEET، DEECET، EdCET اور ICET کی مفت کوچنگ کا اہتمام حیدرآباد اور ریاست کے مختلف اضلاع پر ہر سال کیا جاتا ہے۔ اس میں مفت کوچنگ کے ساتھ ساتھ تعلیمی مواد کی فراہمی بھی شامل ہے جس کے حوصلہ افزاء نتائج بھی برآمد ہو رہے ہیں۔ حکومت تلنگانہ نے امسال جائیدادوں پر بھرتی کا اعلان کیا ہے۔ اسی ضمن میں TET کے امتحانات کا اعلان بھی شامل ہے۔ چنانچہ CEDM کی جانب سے TET کا امتحان لکھنے والے حیدرآباد اور دیگر اضلاع پر اقلیتی طلباء و طالبات کیلئے مفت کوچنگ اور تعلیمی مواد کی فراہمی کا اہتمام کیا جارہا ہے تاکہ اقلیتی طلباء و طالبات بھی دیگر طبقات کے شانہ بہ شانہ زیادہ سے زیادہ ملازمتیں حاصل کرسکیں۔

فی زمانہ حصول ملازمت ایک بہت بڑا کارنامہ ہے سائنس اور ٹکنالوجی کے اس جدید دور میں طلباء کیلئے کافی سہولتیں موجود ہیں۔ جماعت واری حاضری کے علاوہ انٹرنیٹ کی موجودگی نے طلباء کے عزم و حوصلہ کو جلا بخشی ہے۔ آن لائن تعلیم کی ایک خاصیت یہ بھی رہی ہے کہ طالب علم کو مواد حاصل کرنے کے مختلف زرائع سے واقفیت حاصل ہوئی۔ آج کسی بھی موضوع پر مواد حاصل کرنا طلباء کیلئے نہایت آسان ہوگیا ہے۔ لیکن جہاں تک کتابی مواد کی بات ہے اسکو اوّلیت حاصل ہے اسی نظریہ کو مدنگاہ رکھتے ہوئے طلباء کیلئے مواد تیار کیا جاتا ہے۔ TET کی اس کتابی مواد کی تیاری بھی ماہر اساتذہ کی زیر نگرانی عمل میں آئی جنہوں نے اپنی تمام تعلیمی قابلیت، تجربات اور مشاہدات کا بھرپور نچوڑ شامل کیا ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ کامیابی اسی وقت قدم چومتی ہے جب طالب علم اپنی منزل کو حاصل کرنے کیلئے انتھک کوشش کرتا ہے اور حصول مقصد میں سنجیدگی کے ساتھ مختلف زرائع سے مواد حاصل کرتا ہے بہترین تیاری کرتا ہے اور اپنی منزل کو پالیتا ہے چنانچہ ہم امید کرتے ہیں انشاء اللہ یہ تعلیمی مواد طلباء کو رینک حاصل کرنے میں کلیدی حصہ ادا کرے گی۔

تاریخ: یکم اپریل 2022ء

ڈاکٹر کلیم احمد جلیلی
انچارج ڈائرکٹر، CEDM

مجلس ادارت

مدیر اعلیٰ: ڈاکٹر کلیم احمد جلیلی

انچارج ڈائرکٹر مرکز تعلیمی ترقی برائے اقلیتی طبقات، CEDM جامعہ عثمانیہ، حیدرآباد

شریک مدیر: ڈاکٹر سید اسرار احمد

پراجیکٹ آفیسر، مرکز تعلیمی ترقی برائے اقلیتی طبقات، CEDM جامعہ عثمانیہ، حیدرآباد

کمپوزنگ: سارہ فاروقی، کمپیوٹر پروگرامر، CEDM

محمد ذکی الدین لیاقت، حیدرآباد۔

اس کتاب کی خرید وفروخت ممنوع ہے NOT FOR SALE

اردو

مصنفین

☆	ڈاکٹر ذاکر حسین کب پیدا ہوئے؟	1897ء
☆	ڈاکٹر ذاکر حسین نے اعلیٰ تعلیم کہاں حاصل کی؟	برلن یونیورسٹی، جرمنی
☆	ڈاکٹر ذاکر حسین کس کے مشورے سے جامعہ ملیہ سے وابستہ ہوئے؟	گاندھی جی
☆	ڈاکٹر ذاکر حسین علی گڑھ یونیورسٹی کے وائس چانسلر کب بنائے گئے؟	1948ء
☆	ڈاکٹر ذاکر حسین صدر جمہوریہ ہند کے عہدے پر کب فائز ہوئے؟	1962ء
☆	ڈاکٹر ذاکر حسین کو ملک کے کونسے اعلیٰ ترین اعزاز سے سرفراز کیا گیا؟	بھارت رتن
☆	ڈاکٹر ذاکر حسین کا انتقال کب ہوا؟	1969
☆	سرسید کا اصل نام کیا تھا؟	سید احمد خاں
☆	سرسید کو سر کا رخطاب کس نے دیا تھا؟	حکومت برطانیہ
☆	سرسید کب پیدا ہوئے؟	1817
☆	سرسید کہاں پیدا ہوئے؟	دہلی
☆	سرسید نے ملازمت کے دوران کونسی مشہور کتاب تصنیف کی؟	آثار الصنادید
☆	خطبات احمدیہ کس کی تصنیف ہے؟	سرسید
☆	سرسید کا جاری کردہ مشہور رسالہ	تہذیب الاخلاق
☆	سرسید کا سب سے بڑا کارنامہ	علی گڑھ یونیورسٹی کا قیام
☆	سرسید کا انتقال کب ہوا	1898ء
☆	خواجہ حسن نظامی کہاں پیدا ہوئے	بستی حضرت نظام الدین، دہلی
☆	خواجہ حسن نظامی کب پیدا ہوئے	1878ء
☆	خواجہ حسن نظامی کو انشا پردازی کا چسکہ کس کی وجہ سے لگا	عبدالحلیم شرر
☆	خواجہ حسن نظامی کا انتقال کب ہوا	1955ء
☆	مٹی کا تیل، دیا سلائی، الوّ، لال ٹین مچھر کس کے مضامین ہیں	خواجہ حسن نظامی
☆	مرزا فرحت اللہ بیگ کا انتقال ہوا	1947ء
☆	پطرس بخاری کا اصلی نام کیا ہے	سید احمد شاہ بخاری
☆	پطرس بخاری کب پیدا ہوئے	یکم راکتوبر 1898
☆	پطرس بخاری اقوام متحدہ کے کس شعبہ سے وابستہ ہوئے	شعبہ اطلاعات
☆	پطرس بخاری کا انتقال کب ہوا	1958ء

☆	پطرس بخاری کو ادب کے کونسے صنف میں خاص مقام حاصل ہے	مزاح نگاری
☆	پطرس بخاری کے مضامین کے مجموعہ کا نام کیا ہے	مضامین پطرس
☆	نذیر احمد کب اور کہاں پیدا ہوئے	1826 ' بجنور
☆	ڈپٹی نذیر احمد ترقی کہ اس عہدے پر فائز رہے	ڈپٹی کلکٹر
☆	اردو کے پہلے ناول نگار کون ہے	ڈپٹی نذیر احمد
☆	نذیر احمد کا انتقال کب ہوا	1912
☆	مولوی عبدالحق کب اور کہاں پیدا ہوئے	1870 'ضلع میرٹھ
☆	مولوی عبدالحق عثمانیہ یونیورسٹی کے کس شعبہ سے وابستہ تھے	دارالترجمہ
☆	مولوی عبدالحق کا انتقال کب ہوا	1963
☆	بابائے اردو کن کو کہا جاتا ہے	مولوی عبدالحق
☆	پنڈت جواہر لال نہرو کب اور کہاں پیدا ہوئے	4 رنومبر 1889 'الہ آباد
☆	نہرو نے کہاں تعلیم حاصل کی	کیمبرج یونیورسٹی
☆	نہرو کا انتقال کب ہوا	1964
☆	نہرو کے خطوط کے مجموعہ کا نام کیا ہے	باپ کا خط بیٹی ک نام
☆	پریم چند کب اور کہاں پیدا ہوئے	1880 'بنارس
☆	پریم چند کا اصلی نام کیا ہے	دھنپت رائے
☆	پریم چند کس حیثیت سے مشہور ہوئے	افسانہ نگار
☆	پریم چند کا انتقال کب ہوا	1938
☆	مبارزالدین رفعت کب اور کہاں پیدا ہوئے	1918 'حیدرآباد

مولانا آزاد

☆ 1888

☆ مجاہد آزادی، پہلے وزیر تعلیم

☆ اخبارات — الہلال، البلاغ، خطوط کا مجموعہ غبار خاطر

شعراء

شاذ تمکنت

☆ نام — سید صلع الدین

☆ قلمی نام — شاذ تمکنت

☆ 1933 - 1985

☆ چار مجموعے — تراشیدہ، بیاض شام، نیم خواب، دست فریاد

☆ ورق انتخاب

پروین شاکر

☆ 24/نومبر 1952 26/دسمبر 1984

☆ سیول سروس کامیاب، کسٹمس آفیسر

☆ مجموعہ کلام — خوشبو، صد برگ، خود کلامی، کف آئینہ

سلامت علی دبیر

☆ 1803- 1875

☆ والد — مرزا غلام حسین، مرثیہ کے کلام میں شوکت لفظی کے ماہر تھے

ذوق

☆ شیخ ابراہیم ذوق — 1788 - 1854

☆ غزل گوئی اور قصیدہ نگاری کے شاعر

☆ بہادر شاہ ظفر کے استاد، خاں بہادر، خاقانی ہند کے خطابات

کیفی اعظمی

☆ ترقی پسند شاعر،

☆ نام — اطہر حسین رضوی

☆ 1919 - 2002

☆ اعزاز — پدم شری، ساہتیہ اکیڈمی ایوارڈ

☆ مجموعہ — دائرے، آخر شب، آوارہ سجدے، ابلیس کی مجلس شوری

بیکل اتساہی

☆ نام — محمد شفیع لودی

☆ تخلص — بیکل

☆ 1928 تا 2016

☆ بنیادی طور پر گیت کے شاعر

☆ شعری مجموعے — نغمہ و ترنم، نشاط زندگی، سرور جاوداں، پروائیاں، کومل مکھڑے

اقبال

☆ شیخ محمد اقبال کب اور کہاں پیدا ہوئے — سیالکوٹ' 1877

☆ اقبال کی اعلیٰ تعلیم کہاں ہوئی — جرمنی

☆ بانگ درا' بال جبریل' صرب کلیم مجموعہ کلام ہیں — اقبال

☆ شاعری میں اقبال کے استاد کون تھے — داغ دہلوی

☆ اقبال کا انتقال کب ہوا — 1938

☆ اقبال کے استاذ ہیں — میر حسن

جوش

☆ جوش ملیح آبادی کا اصلی نام کیا ہے — شبیر حسین خان

☆ جوش ملیح آبادی نے کونسا ماہ نامہ جاری کیا — ماہ نامہ 'کلیم'

☆ جوش ملیح آبادی کونسے سرکاری روزنامہ کے ایڈیٹر تھے — آج کل' دہلی

☆ جوش کا انتقال کب ہوا — 1982ء

☆ شعلہ وشبنم' فکر ونشاط' جنون وحکمت' عرش وفرش' حروف حکایت' سیف وسبوک
کن کے شعری مجموعے ہیں — جوش ملیح آبادی

☆ جوش کو حکومت ہند نے کس اعزاز سے نوازا — پدم بھوشن

☆ جوش کو کہا جاتا ہے — شاعر انقلاب

اختر الایمان

☆ اختر الایمان کب پیدا ہوئے — 1915ء

☆ آب جو بنت لمحات' یادیں' زمین زمین کن کے مجموعے کلام ہیں — اختر الایمان

☆ اختر الایمان کا کلیات کس نام سے شائع ہوا — سروساماں

حالی

☆ مولانا حالی کا اصلی نام — خواجہ الطاف حسین

☆ مولانا حالی کا کب اور کہاں پیدا ہوئے — 1837' پانی پت

☆ شاعری میں حالی کے استاذ کون تھے — مرزا غالب

☆ جدید شاعری کی بنیاد کس نے ڈالی — حالی

☆ مسدس حالی کے شاعر — حالی

☆ حالی کی مشہور تنقیدی کتاب کونسی ہے — مقدمہ شعر وشاعری

☆ حالی کے سوانحی کتب یہ ہیں — حیات جاوید' یادگار غالب' حیات سعدی

☆ حیات جاوید میں کن کے حالات ہیں — سر سید

☆ حالی کا انتقال کب ہوا — 1914

انیس

☆ میر انیس کا اصلی نام کیا ہے — میر ببر علی

☆ میر انیس کے دادا کا نام کیا ہے — میر حسن دہلوی

☆ میرانیس کو کس صنف سخن میں کمال حاصل تھا — مرثیہ گوئی

☆ میر انیس کا انتقال کب ہوا — 1874

☆ میر ببر علی انیس کب اور کہاں پیدا ہوئے — 1803، فیض آباد

☆ خاتم الکلام کن کو کہا جاتا ہے — میر انیس

نظیر

☆ نظیر اکبرآبادی کا اصلی نام کیا تھا — ولی محمد

☆ نظیر کہاں پیدا ہوئے — دہلی

☆ نظیر کا انتقال کب ہوا — 1830

☆ عوامی شاعر کن کو کہا جاتا ہے — نظیر اکبرآبادی

نسیم

☆ دیا شنکر نسیم کب اور کہاں پیدا ہوئے — 1811، لکھنو

☆ دیا شنکر نسیم شاعری میں کس کے شاگرد تھے — آتش

☆ دیا شنکر نسیم کی مشہور تصنیف کونسی ہے — مثنوی ''گلزار نسیم''

☆ نسیم کا انتقال کب ہوا — 1845

حفیظ جالندھری

☆ حفیظ جالندھری کب اور کہاں پیدا ہوئے — 1910ء جالندھر

☆ حفیظ کا اہم شعری کارنامہ کیا ہے — شاہنامہ اسلام

☆ حفیظ کا انتقال کب ہوا — 1983ء

امجد حیدرآبادی

☆ امجد حیدرآبادی کا پورا نام کیا تھا — سید امجد حسین

☆ امجد کب پیدا ہوئے — 1886ء

☆ امجد کی ابتدائی تعلیم کہاں ہوئی — جامعہ نظامیہ

☆ امجد کی بیوی والدہ، بیٹی کا انتقال کیسے ہوا — موسی ندی کی طغیانی میں

☆ موسی ندی کی طغیانی سے متاثر ہو کر کونسی نظم امجد نے لکھی — قیامت صغریٰ

☆ امجد کس صنف کے مشہور شاعر ہیں — رباعی گو

☆ حکیم الشعرا اور شہنشاہ رباعیات کہا جاتا ہے — امجد حیدرآبادی

☆ اہل دکن امجد کو کس نام سے یاد کرتے ہیں — زندہ سرمد/سرمد ثانی

☆ امجد کا انتقال کب ہوا — 29/مارچ 1961

مرزا غالب

☆	مرزا غالب کا نام کیا تھا	مرزا اسداللہ خاں بیگ
☆	مرزا غالب کا لقب کیا ہے	مرزا نوشہ
☆	غالب کب اور کہاں پیدا ہوئے	1797 ' آگرہ
☆	غالب کا خطاب کیا تھا	نجم الدولہ' نظام جنگ' دبیر الملک
☆	غالب نے کس خاندان کی تاریخ لکھی	خاندان تیموری
☆	غالب کے روزنامچہ کا نام کیا ہے	دستنبوں
☆	غالب کا انتقال کب ہوا	1869

علی سردار جعفری

☆	علی سردار جعفری کا اصل نام کیا ہے	سید علی سردار
☆	سردار جعفری کب اور کہاں پیدا ہوئے	1913 'ضلع گونڈہ
☆	سردار جعفری کا نظریہ کیا ہے	اشتراکیت
☆	سردار جعفری کو حکومت نے کونسا خطاب دیا	پدم شری
☆	شاعری میں کونسا بڑا اردو ایوارڈ دیا گیا	گیان پیٹھ
☆	اردو اکیڈیمی آندھرا پردیش نے کونسا ایوارڈ دیا	مخدوم ایوارڈ
☆	جعفری کی نثری تصنیف کا نام کیا ہے	ترقی پسند ادب
☆	شعری مجموعے	پرواز، خون کی لکیر، نئی دنیا کو سلام، امن کا ستارہ، ایشیاء جاگ اٹھا، پتھر کی دیوار

اسرارالحق مجاز

☆	اسرارالحق مجاز کب اور کہاں پیدا ہوئے	1911 لکھنو
☆	اسرارالحق مجاز کے مجموعہ کلام کا نام کیا ہے	آہنگ
☆	سکندر علی وجد کب اور کہاں پیدا ہوئے	1914 اورنگ آباد
☆	لہو ترنگ' آفتاب تازہ' اوراق مصور' بیاض مریخ کس کے مجموعے کلام ہیں	سکندر علی وجد
☆	جمال اجنتا' جلال ہمالیہ کس کے کلیات ہیں	سکندر علی وجد

۱۔ **محسن جلگاؤی**

☆	نام	غلام غوث خاں
☆	تخلص	مُحسن
☆	شعری مجموعے	انصاف، تھوڑا سا آسماں زمین پر، آنکھ سچ بولتی ہے، شاخ صندل

۲۔ **اختر شیرانی**

☆	نام	محمد داؤد خاں اختر
☆	تخلص	اختر

☆ پیدائش وفات 1905 - 1948

☆ مقام ولادت ریاست ٹونک

☆ مجموعہ کلام صبح بہار، اختر ستان، لالہ طور، طیور آوارہ، نغمہ زرم پھولوں کے گیت

۳۔ علامہ لقمہ شبلی

☆ تخلص شبلی

☆ مقام میر غیاث جک بہار

☆ مجموعہ کلام: تارے زمین کے پھول عالم کے

۴۔ بہزاد لکھنوی

☆ نام سردار احمد خاں

☆ تخلص بہزاد

☆ مقام لکھنو

☆ پیدائش وفات ۱۹۰۰ ۔ ۱۹۷۴

۵۔ جمیل مظہری

☆ نام سید کاظم علی، جمیل مظہری تخلص

☆ پیدائش ۱۹۰۴ء سہارن پور

☆ جدو جہد آزادی کے رہنما کئی بار جیل گئے۔

☆ ۱۹۷۴ء میں غالب ایوارڈ

☆ انتقال ۲۳/ جولائی ۱۹۸۰ء مظفر پور

☆ مجموعے کلام نقش جمیل، فکر جمیل

۶۔ معین حسن جذبی

☆ پیدائش ۲۱/ اگست ۱۹۱۲ء، اعظم گڑھ

☆ انتقال ۲۰۰۵ علی گڑھ

☆ ترقی پسند چاعر،

☆ نثری تصانیف حالی کا سیاسی شعور، طلسم ہوش ربا

☆ مجموعہ کلام فروزاں، سخن مختصر، گداز شب کے نام

☆ ایوارڈس غالب ایوارڈ، اقبال سمان

۷۔ جگر مرادابادی

☆ نام علی سکندر

☆ تخلص جگر

☆ 1960 - 1998

☆ بنیادی طور پر غزل گو شاعر ہیں

☆ مجموعے کلام — داغ جگر، شعلہ طور، آتش گل،

☆ ایوارڈس — ساہتیہ اکیڈمی اوارڈ، دی لٹ کی ڈگری علی گڑھ یونیورسٹی

مصنفین

۱۔ ☆ نام — سید امتیاز علی تاجؔ

☆ مقام — لاہور

☆ پیدائش وموت — 1900 - 1970

☆ خطاب — انگریزی سرکار 'سر' مجموعہ مضامین چچا چھکن'

۲۔ شبلی نعمانی

☆ اعظم گڑھ

☆ 1857 - 1914 ندوہ لکھنو

☆ سرسید کی تحریک سے وابستہ تھے

☆ تصانیف — سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم، المامون، سیراۃ النعمان، سفرنامہ مصروشام، الفاروق، الغزالی، سوانح مولانا روم، علم الکلام، موازنہ انیسؔ و دبیرؔ، الکلام، شعرالعجم

۳۔ بے نظیر شاہ

☆ نام — سید صدیق احمد شاہ وارثی

☆ پیدائش — 1863

☆ امیر مینائیؔ کے شاگرد

☆ مجموعہ کلام — الکلام (مثنوی) کلام بے نظیر

۴۔ بانو سرتاج

☆ پیدائش — 17/ جولائی 1945

☆ افسانہ نگار، دائروں کے قیدی، اپنے ہاتھوں میں تھاما ہوا میزان

۵۔ کرشن چندر

☆ 23/ نومبر 1913 - 1977

☆ سوانح عمری 'میری یادوں کے چنار'

۶۔ وحید الدین سلیم

☆ 1867 - 1928

☆ معارف، مسلم گزٹ، زمیندار کی ادارت، دارالترجمہ کے رکن، مضامین، مضامین سلیم، افادات سلیم لفظوں کا مجموعہ، افکار سلیم

۷۔ منور رانا

☆ رائے بریلی 1952

☆ بغیر نقشے کا مکان، جنگلی پھول، سفید جنگلی کبوتر، چہرے یاد رہتے ہیں، ماں، مہاجر نامہ، کہوظل الٰہی

۸۔ مجتبیٰ حسین

☆ 1936 ۔ 2020

☆ مزاح نگار،

☆ تصانیف: تکلف برطرف، قطع کلام آدمی نامہ، بہر حال، قصہ مختصر، جاپان چلو جاپان چلو، چہرہ در چہرہ، سفر لخت لخت

☆ غالب ایوارڈ، مخدوم ایوارد، پدم شری

۹۔ کشمیری لال

☆ 1919 تا 2016

☆ 125 سے زائد کتابوں کے مصنف

۱۰۔ اے پی جے عبدالکلام

☆ ابوالفقیر زین العابدین عبدالکلام

☆ رامیشورم 1931 - 2015

☆ صدر جمہوریہ ہند۔ بھارت رتن۔ پدم بھوشن

☆ تصانیف: اگنیٹڈ مائنڈس، دی ونگس آف فائر، پرواز

۱۱۔ ڈاکٹر شبیر علی صدیقی

☆ 1940 نشاط گنج

☆ تین افسانوں کے مجموعے دل کی بات، محنتی، رنگ بدلتے لوگ

☆ ڈراموں کے مجموعے شاذ او دھ، سنگ تراش

☆ فورٹ ولیم کالج کا بانی	ڈاکٹر جان گلکرسٹ
☆ اردو ذریعہ تعلیم کی پہلی یونیورسٹی	عثمانیہ یونیورسٹی
☆ ادارہ ادبیات اردو کے بانی	ڈاکٹر سید محی الدین قادری زور
☆ طریقہ تعلیم اردو	ملا فضل الحسن
☆ میر تقی میر کو کہا جاتا ہے	خدائے سخن/شہنشاہ غزل
☆ نکات الشعراء کس کی تصنیف ہے	میر تقی میر
☆ البلال وابلاغ کے مدیر	ابوالکلام آزاد
☆ غبار خاطر کے مصنف	ابوالکلام آزاد
☆ اردو شاعری کی تاریخ پر پہلی کتاب	آب حیات

☆ خاقانی ہند کن کو کہا جاتا ہے ذوق

علم صرف و علم نحو

کلمہ

زبان سے جو حروف ادا ہوتے ہیں اس کو کلمہ کہتے ہیں۔

کلمہ کی دو قسمیں ہیں (۱) مستقل کلمہ (۲) غیر مستقل کلمہ

مستقل کلمہ: وہ الفاظ جو اپنا معنی خود رکھتے ہیں جیسے قلم ۔ احمد۔ کاغذ

غیر مستقل کلمہ: ایسے حروف جو کسی سے ملے بغیر اپنا معنی نہیں دیتے جیسے اس۔ ان۔ کے۔ کی۔ تھے وغیرہ

غیر مستقل کلمہ کی چار قسمیں ہیں (۱) حروف ربط (۲) حروف عطف (۳) حروف تخصیص (۴) حروف فجائیہ

(۱) **حروف ربط:** ایسے حروف جو دو لفظوں کو ملانے کے لیے استعمال ہوتا ہے جیسے کا۔
کی۔ کے۔ نے۔ کو۔ تک۔ پر۔ سے۔ میں۔ کیلئے۔ اور وغیرہ

(۲) **حروف عطف:** ایسے حروف جو دو لفظ اور دو جملوں کو ملانے کے لیے آتے ہوں جیسے اور۔ مگر۔ لیکن۔ بلکہ۔ لہذا۔ پر وغیرہ۔
حامد اور محمود دونوں آئے مگر شریف نہیں آیا۔

(۳) **حروف تخصیص:** ایسے حروف جو اسم یا فعل کے ساتھ ملکر خصوصیت پیدا کرتے ہیں جیسے ہی۔ تو۔ بھی۔ پر۔
کبھی۔ ابھی۔ جونہی۔ سبھی وغیرہ۔

(۴) **حروف فجائیہ:** ایسے الفاظ جو جوش یا جذبے میں بے تحاشہ زبان سے نکل جائے جیسے واہ۔ شاباش وغیرہ۔ اس کی حسب ذیل صورتیں ہیں۔

1-	ندا کے لیے جیسے	اۓ، ارے، او، اجی
2-	خوشی و مسرت کے لیے جیسے	آہاہا، واہ واہ، سبحان اللہ، ماشاءاللہ، اہوہو، الحمداللہ
3-	رنج و غم و تاسف کے لیے جیسے	ہائے، آہ، وائے، اُف، افسوس، حیف
4-	نفرت کے لیے جیسے	تف، تھو، استغفراللہ، معاذاللہ، نعوذباللہ، لاحول ولاقوۃ، اچھی
5-	تحسین کے لیے جیسے	سبحان اللہ، بارک اللہ، خوب، شاباش، جزاک اللہ، واہ واہ، صلی علی، اللہ اللہ
6-	پناہ مانگنے کے لیے جیسے	الامان، الحفیظ، توبہ، توبہ الٰہی، معاذاللہ
7-	تنبیہ کے لیے جیسے	خبردار، ھوں ھوں، ھیں ھیں، دیکھو، سنو۔

اسم

ہمارے دوستوں کے نام احمد، حامد، سمیع ہے۔ اور ہم جس ریاست میں رہتے ہیں اس کا نام تلنگانہ ہے۔ اور جس چیز میں ہم پڑھ رہے ہیں اس کو کتاب کہتے ہیں۔ تو قواعد کی زبان میں جو کسی شخص (حامد) کا نام یا جگہ کا نام (تلنگانہ) یا پھر شئے کا نام (کتاب) ہو اس کو اسم کہتے

ہیں۔

اسم کی تعریف: جو کسی شخص یا جگہ یا شئے کا نام ہو۔ جیسے احمد گھر آیا۔ اس جملے میں احمد اور گھر دونوں اسم کہلاتے ہیں۔

اسم کے اقسام

اسم کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) اسم خاص (۲) اسم عام

اسم خاص کی تعریف: اسم خاص وہ اسم ہے جو کسی معین شئے کو بتائے۔ جیسے احمد، حیدرآباد وغیرہ۔

اسم عام کی تعریف: اسم عام وہ اسم ہے جو کسی غیر معین شئے کو بتائے جیسے آدمی، شہر وغیرہ۔

اسم خاص کی پانچ قسمیں۔

(۱) علم: وہ اسم ہے جس میں کسی کا پیدائشی اصلی نام ظاہر کیا جاتا ہے جیسے انور، احمد

(۲) عرف: وہ نام جو محبت سے پکارا جاتا ہے جیسے انور کو انو، منو چنو

یا پھر حقارت سے پکارا جاتا ہے جیسے لمبے، چھوٹے، کالو

(۳) خطاب: جو کسی حکومت یا سربراہ وقت کی طرف سے دیا جاتا ہے جیسے: پدما بھوشن، گیان پیٹھ، ویر چکر وغیرہ

(۴) لقب: وہ نام جو کسی خصوصیت کی وجہ سے پکارا جاتا ہے جیسے: حضرت موسیٰ کو کلیم اللہ، کہتے ہیں کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ سے بات کرتے تھے۔ روح اللہ عیسیٰ علیہ السلام کو کہتے ہیں۔ حبیب اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہیں کیونکہ وہ اللہ کے سب سے چہیتے پیارے نبی ہیں۔

(۵) تخلص: وہ اسم جس کو شاعر اپنے مقطع میں یا قلمی نام کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ جیسے غالبؔ، آتشؔ، اقبالؔ وغیرہ۔

اسم عام کی پانچ قسمیں ہیں۔

(۱) اسم ذات: وہ اسم ہے جس سے ایک چیز دوسری چیز سے بلا لحاظ وصف پہچانی جائے۔
یعنی ہر شئے اپنی مخصوص حیثیت کی وجہ سے پہچانی جاتی ہے۔
جیسے: انسان۔ کتاب۔ قلم۔

(۲) اسم کیفیت: وہ اسم جو کسی خاص کیفیت یا حالت کو بتایئے۔ جیسے روشنی۔ بچپن۔ ہنسی۔ صحت

(۳) اسم جمع: وہ الفاظ جو لفظاً واحد ہو مگر معناً جمع ہو۔ جیسے جماعت۔ انجمن۔ فوج

(۴) اسم آلہ: وہ اسم جو کسی اوزار کا نام ہو۔ جیسے چاقو۔ قلم

(۵) اسم ظرف: وہ اسم جو کسی جگہ یا وقت کو بتائے۔ جیسے شہر۔ ملک (جگہ) دس بجے۔ منگل کا دن (وقت)

ضمیر

ہم جو الفاظ اشارے کے لیے استعمال کرتے ہیں جیسے وہ' یہ' ہم' تم' آپ اس کو قواعد کی زبان میں **ضمیر** کہتے ہیں۔

ضمیر کی تعریف: ایسا لفظ جو اسم کے بجائے استعمال ہو ضمیر کہلاتا ہے۔

جیسے یہ قلم ہے۔ یہ کتاب اچھی ہے۔

ضمیر کے اقسام

ضمیر کی پانچ قسمیں ہیں۔

(۱) ضمیر شخصی: وہ ہے جو اشخاص کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔ جیسے ہم' میں' تم' تمھارے' وہ ان' تو تیرا

(۲) ضمیر موصولہ: جو کسی اسم کے بجائے آتی ہے اور وہ جملے کی صورت میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے کل وہی آدمی آیا تھا جس کا ذکر میں نے کیا تھا۔ اس جملے میں ''جسکا'' ضمیر موصولہ ہے۔

(۳) ضمیر اشارہ: وہ ضمیریں جو بطور اشارہ استعمال ہوتے ہیں جیسے وہ' اس' یہ

(۴) ضمیر استفہام: وہ الفاظ ضمیر جو سوالیہ کے طور پر استعمال ہوتے ہیں جیسے کون۔ کیا۔ کسکا۔ کس نے۔

(۵) ضمیر تنکیر: وہ جو غیر معین شخص یا شئے کے لیے آتی ہیں۔ جیسے یہ دو آدمی۔ یہ کونسی چیز ہے۔

صفت

ہم اکثر گفتگو کرتے وقت کہتے ہیں۔

پانی ٹھنڈا ہے۔ جبین اچھی لڑکی ہے۔ ارشد موٹا ہے۔ کھانا مزے دار ہے۔

ان جملوں میں خط کشیدہ الفاظ اسموں کی خصوصیت کو ظاہر کر رہا ہے۔

صفت کی تعریف: صفت وہ ہے جو کسی اسم کی خصوصیت کو بیان کرے۔ جیسے: ٹھنڈا' اچھی' موٹا' مزیدار وغیرہ

صفت کے اقسام

صفت کی پانچ قسمیں ہیں۔

(۱) صفت ذاتی: وہ صفت ہے جو اسم کی اندرونی اور بیرونی حالت و کیفیت کو بتائے جیسے۔ ہلکا۔ ٹھوس۔ شریف۔ جاہل۔ پڑھا لکھا۔

(۲) صفت نسبتی: وہ صفت جو کسی اسم سے لگاؤ یا نسبت کو ظاہر کرے جیسے حیدرآباد سے حیدرآبادی' عرب سے عربی' مکہ سے مکی' ایک سے اکیلا

(۳) صفت عددی: وہ صفت ہے جس سے اسم کی تعداد معلوم ہوتی ہے۔ جیسے چار مینار' چار کمان' دو آم' دس انار۔

(۴) **صفت مقداری:** وہ صفت ہے جو اسم کی مقدار کو بتائے۔ جیسے تھوڑا، اتنا، کتنا، کم، من، کیلو، جتنا

(۵) **صفت ضمیری:** ایسی ضمیریں جو صفت کا کام دے جیسے یہ، ایسا، جو، جیسا

فعل

ان جملوں کو غور سے پڑھئیے۔

حامد گیا، آصف لکھا، رزاق پڑھا، عتیق کھایا، ارشد بھاگا۔

ان جملوں میں خط کشیدہ الفاظ لکھا، پڑھا، کھایا، بھاگا حامد، آصف، رزاق وغیرہ کے افعال کو ظاہر کر رہے ہیں۔ جس کو قواعد کی زبان میں فعل کہتے ہیں۔

فعل کی تعریف: فعل وہ ہے جو کسی کام کے کرنے یا ہونے کو بتائے۔ جیسے: گیا، لکھا، پڑھا، کھایا، بھاگا

مندرجہ ذیل میں سے فعل کو الگ کیجیے۔

جملے	فعل	جملے	فعل
احمد لکھا		انور نیند سے جاگا	
وہ کھایا ہے		راموا سکول جائیگا	
بلی بھاگی تھی		خالد خط لکھے گا	
بجلی چمک رہی ہے		راشد نماز پڑھا	
پانی برستا ہے		عمر کرکٹ کھیلا	

متعلق فعل

متعلق فعل : وہ الفاظ جو فعل کی مختلف کیفیتوں کو بتائے جیسے احمد جلدی جاؤ، تم صاف لکھتے ہو، ان دونوں جملوں میں غور کیجیے جانے کے ساتھ "جلدی"، اور لکھنے کے ساتھ "صاف"، یہ دونوں الفاظ فعل کی کیفیت کو بیان کر رہے ہیں۔

متعلق فعل کی کئی صورتیں ہیں۔

(۱) زمان یا وقت کے لیے: جیسے اب، جب، کب، آج، کل، پرسوں وغیرہ

(۲) مکان یا جگہ کے لیے: جیسے یہاں، وہاں، جہاں، کہاں، آگے، پیچھے، اندر، باہر وغیرہ

(۳) طور طریقہ کے لیے: جیسے یوں، جوں، کیوں، ٹھیک، دھیرے، لگاتار، تقریباً، تخمینہ وغیرہ

(۴) تعداد کے لیے: ایک بار، اکثر، دو دو، اتنا، جتنا، کتنا وغیرہ

(۵) ایجاب و انکار کے لیے: جیسے، ہاں، جی ہاں، نہیں، شاید، غالباً، ہوسکتا ہے۔

(۶) سبب و علت کے لیے: جیسے اس لیے، اس طرح، لہذا

(۷) مرکب متعلق فعل: جیسے ادھر ادھر، کہیں نہ کہیں، آگے آگے، پیچھے پیچھے، کچھ کچھ، وغیرہ

فعل، فاعل، مفعول

فعل: وہ ہے جس سے کام کرنا یا ہونا ظاہر ہو۔ جیسے کھانا، پینا، رونا، ہنسنا۔

فاعل : وہ ہے جس سے کام صادر ہو۔ (کام کرنے والا)
جیسے احمد گیا، حسن لکھا، امام پڑھا، کلیم بھاگا

مفعول: جس پر فاعل کا فعل صادر ہو
جیسے حسن کلیم کو مارا، احمد خط لکھا، حامد گھر گیا۔ ان جملوں میں کلیم، خط، گھر، مفعول ہے۔
مندرجہ ذیل جملوں میں فعل فاعل مفعول کی نشاندہی کیجیے۔

جملے	فعل	فاعل	مفعول
سمیع بورڈ پر لکھا			
لڑکا کھانا کھایا			
نواز لکڑی کاٹا			
لڑکے کرکٹ کھیلے			
بچیاں گیت گائیں			

فعل کے اقسام

(۱) فعل لازم (۲) فعل متعدی (۳) فعل ناقص

(۱) **فعل لازم:** وہ فعل ہے جس کا اثر صرف فاعل تک ہی محدود ہو اور مفعول کے بغیر اس کا مفہوم واضح ہو جاتا ہے جیسے احمد آیا، حامد گیا۔

(۲) **فعل متعدی:** وہ فعل ہے جس کا اثر فاعل کے علاوہ مفعول پر بھی پڑے یعنی مفعول کی بھی ضرورت پڑتی ہے جیسے طیبہ خط لکھی، راشد نے کتاب پڑھی۔

فعل متعدی میں فاعل کے ساتھ مفعول کا ہونا ضروری ہے لیکن اس کا ظاہر ہونا ضروری نہیں۔ مفعول پوشیدہ بھی ہوسکتا ہے۔ جیسے رانی نے کھایا، حامد نے دیکھا۔ ان جملوں میں کیا کھایا اور کیا دیکھا؟ ظاہر نہیں ہوتا وہی پوشیدہ چیز مفعول ہے۔ فاعلی علامت جب بھی فعل کے بعد آئے تو اس میں فعل متعدی کا ہونا ضروری سمجھا جائیگا ''کو'' علامت مفعولی ہوتی ہے مثلاً میں نے بچہ کو مارا، استاد نے لڑکے کو ڈانٹا۔

(۳) **فعل ناقص:** یہ وہ افعال ہیں جن میں کام کرنا نہیں پایا جاتا بلکہ ہونا پایا جاتا ہے اس لیے اس کا کوئی فاعل نہیں ہوتا جیسے احمد بیمار ہے، اس مثال میں بیمار ہونا فعل ناقص ہے۔ اور اس جملے کے پہلے لفظ کو فاعل کی جگہ متبدا اور باقی خبر جو حالت کو بتاتا ہے یا کسی کی خبر دیتا ہے اس لیے اس کو خبر کہتے ہیں۔

زمانے کے اعتبار سے فعل کی قسمیں

زمانے کے اعتبار سے فعل کی قسمیں۔ ۱) ماضی ۲) حال ۳) مستقبل

فعل ماضی: وہ فعل جو گذشتہ زمانے میں واقع ہوا ہو۔ ماضی کہلاتا ہے۔ جیسے: احمد گیا۔ کھایا۔ سویا۔ پڑیا۔ لکھا

فعل ماضی کی چھ قیمتیں ہیں۔

1) **ماضی مطلق:** وہ ہے جس سے محض ایک فعل کے گذشتہ زمانے میں واقع ہونے کی خبر ملے جیسے احمد آ گیا۔ انور پڑھا۔

2) **ماضی قریب:** گذشتہ زمانے کے ایسے کام کو بتاتی ہے جو بالکل قریب زمانے میں واقع ہوا ہو جیسے وہ ابھی آیا۔ میں نے ابھی کلاس میں پڑھایا۔

3) **ماضی بعید:** جس سے فعل کا زمانہ گذشتہ میں قطعی طور پر ختم ہو جانا پایا جاتا ہے۔ جیسے احمد آ گیا تھا۔ وہ لکھا تھا۔ انور کھا چکا تھا۔

4) **ماضی ناتمام:** یہ فعل یہ ظاہر کرتی ہے کہ گزشتہ زمانے میں کام جاری تھا۔ جیسے احمد کھا رہا تھا۔ ہارون لکھ رہا تھا۔ وہ کہتا رہا۔ یہ لکھتا رہا۔

اکثر یہ فعل متواتر جاری رہنے کو ظاہر کرتی ہے اپنے کو ظاہر کرتی ہے۔ یا کسی ایسی حالت کو بتائی ہے جب کہ دو کام برابر ہو رہے ہوں۔ جیسے

میں منع کرتا رہا مگر وہ وہ برابر کرتا رہا۔

5) **ماضی احتمالی / شکیہ:** جس فعل میں احتمال یا شک پایا جائے۔ جیسے: احمد ضرور آیا ہوگا۔ ممکن ہے کہ وہ گیا ہوگا۔

6) **ماضی شرطیہ / تمنائی:** جس میں شرط یا تمنا پائی جائے جیسے کہ وہ آیا ہوتا۔ اگر آپ آئیں گے تو میں ساتھ جاؤنگا۔ اگر وہ پہلے ہی سنبھل گیا ہوتا تو یہ نوبت کیوں آتی۔

☆ **فعل حال:** فعل حال سے زمانہ موجودہ کا اظہار ہوتا ہے۔ جیسے: احمد لکھتا ہے۔ میں پڑھ رہا ہوں۔ اللہ تجھے اچھا رکھے۔

☆ **فعل مستقبل:** جس سے محض زمانہ آئندہ پایا جائے۔ جیسے: وہ آئیگا۔ احمد جانے والا ہے۔

لوازم اسم

1) تعداد 2) جنس 3) حالت

1) **تعداد:** اسم ایک ہوگا یا اس سے زائد اگر ایک ہوگا تو واحد ایک سے زائد ہوگا تو جمع کہتے ہیں۔

جنس: لفظ کی جس بات سے مذکر یا مونث کا پتہ چلتا ہے اسے جنس کہتے ہیں۔

2) اردو میں جنس دو ہیں۔ 1) مذکر 2) مونث

مذکر: جو اسم سے نر کا پتہ چلے اسم مذکر کہتے ہیں۔

مونث: جس اسم سے مادہ کا پتہ چلے اسم مونث کہتے ہیں۔

3) **حالت:** اسم کی حالت علامت سے پہچانی جاتی ہے۔ اس کی چھ حالتیں ہیں۔

1) **فاعلی حالت:** میں نے کھایا۔ 'نے' فاعلی حالت میں ہے۔

2) **ندائی حالت:** او! لڑکے ادھر آؤ 'او' ندائی حالت میں ہے۔

3) **مفعولی حالت:** احمد نے خط لکھا 'خط' مفعولی حالت میں ہے۔

4) **خبری حالت:** احمد شہر کا حاکم ہے۔ حاکم شہر خبری حالت میں ہے۔

5) **اضافی حالت:** احمد کا گھر۔ کا اضافی حالت میں ہے۔

6) **طوری حالت:** احمد گھر میں رہتا ہے۔ میں طوری حالت میں ہوں۔

فعل کی تین حالتیں ہیں

1) غائب 2) حاضر 3) متکلم

☆ **غائب:** وہ ہے جس کے بارے میں بات کی جاتی ہے۔ جیسے: وہ اس ان

☆ **حاضر/مخاطب:** وہ ہے جس سے بات کی جاتی ہے جیسے: تم، آپ، اپنا

☆ **متکلم:** وہ ہے جو بات کرتا ہے۔ جیسے: میں، ہم

لفظ

دو یا دو سے زائد حروف ملکر جب معنی دیتے ہیں تو اس کو لفظ کہتے ہیں۔ جیسے آج، کل، رات، احمد وغیرہ۔

لفظ کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) لفظ مفرد (۲) لفظ مرکب

مفرد لفظ: ایک بامعنی لفظ کو مفرد کہتے ہیں۔ جیسے قلم، کتاب وغیرہ۔

مرکب لفظ: دو بامعنی لفظوں کا ایک ساتھ ادا ہونا مرکب کہلاتا ہے۔ جیسے دین دار، شمع انجمن، آج کل، خوش آمدید

مرکب کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) مرکب اضافی (۲) مرکب غیر اضافی

مرکب اضافی: ایسے مرکب لفظ کو کہتے ہیں جس میں دو لفظوں کو علامت کسرہ یا حرف اضافت کا کے، کی کے ذریعہ جوڑا جائے۔ جیسے شمعِ انجمن، شبِ معراج، احمد کا گھر، حامد کا قلم

مرکب غیر اضافی: وہ مرکب ہے جو بغیر علامت اضافت و حرف اضافت کے جوڑا جائے اس کی کئی صورتیں ہیں۔

☆ **متضاد الفاظ** کو جوڑ کر مرکب بنایا جاتا ہے۔

جیسے: ہار جیت، جوڑ توڑ، کمی بیشی، رات دن، صبح وشام وغیرہ

☆ دو ہم معنی یا قریب المعنی لفظ کو جوڑ دیا جاتا ہے۔

جیسے: کام۔کاج، حساب۔کتاب، آن۔بان، شان وشوکت، رہن سہن وغیرہ

☆ **سابقہ** کسی لفظ سے پہلے ایک لفظ کو جوڑ دیا جاتا ہے۔

جیسے: ہم سفر، ہم جماعت، ہم نام، خوش آمدید، خوش آئندہ وغیرہ

☆ **لاحقہ:** کسی لفظ کے آخر میں ایک لفظ کو جوڑ دیا جاتا ہے۔

جیسے: مکان دار' کرایہ دار' دلدار' خوش گوار' وغیرہ۔

☆ **مترادف:** وہ الفاظ جن کے معنی ایک جیسے ہوتے ہیں یا قریب قریب ہوتے ہیں۔

جیسے: جنگل صحرا' زلزلہ بھونچال' مرض بیماری وغیرہ۔

جملے اور اسکے عناصر

جملہ: الفاظ کے با معنی مجموعہ کو جملہ کہتے ہیں۔ جملے کے دو عناصر ہیں۔ (۱) متبدا (۲) خبر

پانی ٹھنڈا ہے۔ بورڈ کالا ہے۔ کتاب نئی ہے۔ احمد بیمار ہے۔

ان جملوں پر غور کیجیے' ان تمام جملوں پر پہلا لفظ یعنی پانی' بورڈ' کتاب' احمد سب متبدا کہلاتے ہیں۔ اور ٹھنڈا ہے' کالا ہے' نئی ہے' بیمار ہے' پہلے والے الفاظ کی خبر ہے۔ اس طرح ایک جملہ متبدا اور خبر سے مکمل ہوتا ہے۔

موصوف۔صفت

مندرجہ ذیل جملوں پر غور کیجیے۔

۱۔ کالا بورڈ	۶۔ سفید چاک
۲۔ نیلا آسمان	۷۔ ٹھنڈا پانی
۳۔ نئی کتاب	۸۔ اچھا قلم
۴۔ شریف لڑکا	۹۔ عالم آدمی
۵۔ نیک عورت	۱۰۔ میٹھی زبان

ان جملوں پر غور کرنے سے پتہ چلے گا کہ اوپر کے تمام جملے دو الفاظ سے بنائے گئے ہیں اور ان تمام جملوں کا پہلا لفظ دوسرے لفظ کی کیفیت کو بیان کر رہا ہے۔ تو ایسی صورت میں پہلا لفظ صفت کہلاتا ہے جبکہ دوسرا لفظ موصوف کہلاتا ہے۔

☆ *تعریف:* **موصوف**۔ جس کی صفت بیان کی جائے۔

صفت۔ وہ ہے جو اسم کی حالت یا کیفیت کو بیان کرے۔

☆ احمد کا گھر' حامد کا قلم' انور کی دکان' ان مثالوں میں غور کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ گھر کی نسبت احمد کی طرف کیا جا رہا ہے۔

ان مثالوں میں احمد' انور اور حامد مضاف ہے اور گھر' قلم اور دکان مضاف الیہ ہے۔ اور احمد اور گھر کے درمیان جو ''کا'' استعمال ہوا ہے اس کو ''حرف اضافت'' کہتے ہیں۔

غور کیجیے: شبِ فراق' بلبلِ ہند' شبِ معراج

یہ مثالیں بھی مضاف اور مضاف الیہ کی ہیں۔ ان مثالوں میں شب اور بلبل کے نیچے جو (زیر) استعمال ہوا ہے اس کو علامت اضافت کہتے ہیں۔ اس (زیر) کے معنی بھی کا' کی' کے ہوتے ہیں۔

معنی کے لحاظ سے جملے کی دو قسمیں ہیں

1) جملہ خبریہ 2) جملہ انشائیہ

جملہ خبریہ: وہ ہے جس میں کسی واقع یا جانب کی خبر دی جائے۔ جیسے: حامد بیمار ہے۔

جملہ انشائیہ: وہ ہے جس سے کہنے والے کا دلی منشا یا جذبات ظاہر ہوں۔ جیسے: احمد سے کہو کہ وہ کل نہ آئے۔

صورت کے لحاظ سے جملے کی دو قسمیں ہیں

1) مفرد جملہ 2) مرکب جملہ

مفرد جملہ: وہ ہے جس میں صرف مبتدا اور ایک خبر ہو۔ جیسے: احمد آیا ہے۔

مرکب جملہ: دو یا دو سے زیادہ مفرد جملے مل کر کسی ایک مفہوم کو ادا کرتے ہیں تو ایسے جملے کو مرکب جملہ کہتے ہیں۔

جیسے: میں جا رہا تھا تو اس نے پکارا'

مرکب جملے کی دو قسمیں ہیں

1) مطلق جملہ 2) ملتف جملہ

مطلق جملہ: وہ جملہ ہے جس میں ہر مفرد جملہ جداگانہ برابر کی حیثیت رکھتا ہے۔ اور معنی و مفہوم کے اعتبار سے دوسرے کا محتاج نہیں ہوتا۔

جیسے: وہ آ رہا تھا میں ادھر سے جا رہا تھا۔

ملتف جملہ: وہ مکرب جملہ ہے۔ جس میں ایک جملہ مکمل یا اصل ہوتا ہے اور باقی جملہ اس کے ماتحت ہوتے ہیں۔

جیسے: وہ کہتا بہت ہے مگر کرتا کچھ بھی نہیں۔ انعام اس کو ملتا ہے جو اچھا پڑھتا ہے۔

محاورہ: دو یا دو سے زیادہ لفظوں کا مجموعہ جسے حقیقی معنی کے بجائے مجازی معنی میں استعمال کیا جاتا ہے محاورہ کہلاتا ہے۔

مثلاً: نو دو گیارہ ہونا بھاگ جانا' ناک کٹنا رسوا ہونا

کہاوتیں / ضرب المثل: ضرب المثل سے مراد وہ مختصر فقرہ ہے جو بذات خود اپنی جگہ مکمل ہوتا ہے لیکن اپنے حقیقی معنوں سے ہٹ کر دوسرے مضمون میں بطور مثال زبان و ادب سے رواج پاتا ہے ہر ضرب المثل کے پیچھے کوئی نہ کوئی معاشرتی تجربہ یا تہذیبی حقیقت پوشیدہ رہتی ہے۔

جیسے: گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے' چور کی داڑھی میں تنکا

اصنافِ سخن

(۱) **شعر:** دو مصرعوں کو ایک شعر کہتے ہیں۔

جیسے: لب پہ آتی ہے دعا بن کے تمنا میری مصرعہ اولیٰ

زندگی شمع کی صورت ہو خدایا میری مصرعہ ثانی

(۲) **قافیہ:** ہم وزن الفاظ جو مصرعوں کے اندر پائے جاتے ہیں۔

سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا

ہم بلبلیں ہیں اس کی یہ گلستاں ہمارا

(۳) **ردیف:** وہ لفظ جو ہر دوسرے مصرعہ کے آخر میں آتا ہے۔

☆ میرے اللہ برائی سے بچانا مجھ کو نیک جو راہ ہو اس رہ پر چلانا مجھ کو

اس میں خط کشیدہ لفظ ردیف ہے۔

(۴) **مطلع:** غزل، قصیدہ، مرثیہ، مثنوی وغیرہ کے پہلے شعر کو مطلع کہتے ہیں۔ مطلع کی پہچان یہ ہیکہ اس کے پہلے شعر کے دونوں مصرعوں میں قافیہ، ردیف پایا جاتا ہے۔ جیسے

مسلسل بے کلی دل کو رہی ہے
مگر جینے کی صورت تو رہی ہے

(۵) **مقطع:** غزل کا آخری شعر جس میں شاعر اپنا تخلص یا قلمی نام پیش کرتا ہے۔ جیسے

ہمارے گھر کی دیواروں پر ناصؔر
اداسی بال کھولے سو رہی ہے

☆☆☆

اقبالؔ کوئی محرم اپنا نہیں جہاں میں
معلوم کیا کسی کو درد نہاں ہمارا

☆ **رباعی:** چار مصرعے والی نظم کو رباعی کہا جاتا ہے۔ اس کا پہلا دوسرا اور چوتھا مصرعہ ہم قافیہ و ہم ردیف ہوتا ہے۔

ہم صحبت بے خرد پریشاں رہا
نا فہم کو سمجھا کہ پشیماں رہا
تعلیم سے جاہل کی جہالت نہ گئی
ناداں کو الٹا بھی تو ناداں رہا

☆ **مخمس:** وہ اشعار جس میں چار مصرعوں کی قافیہ ردیف الگ ہوتا ہے اور پانچویں مصرعہ میں قافیہ ردیف اس سے جدا ہوتا ہے۔ اور اسکے لکھنے کا خاص انداز ہوتا ہے۔ جیسے

بے روزگاری نے یہ دکھائی ہے مفلسی
کوٹھے کی چھت نہیں ہے یہ چھائی ہے مفلسی
دیوارودر کے بیچ سمائی ہے مفلسی
ہر گھر میں اس طرح کہ بھر آئی ہے مفلسی

پانی کا ٹوٹ جاوے ہے جوں ایک بار بند

اس کو بند بھی کہتے ہیں اس طرح ایک نظم میں کئی بند ہوتے ہیں۔

☆ **مسدس:** وہ چھ اشعار جس کے چار مصرعوں میں قافیہ ردیف الگ ہوتا ہے اور دو مصرعوں میں الگ ہوتا ہے۔ اس کے لکھنے کا انداز بھی الگ ہوتا ہے۔

نوکری ٹھہری ہے لے دے کے اب اوقات اپنی

پیشہ سمجھے تھے جسے ہوگئی ذات اپنی
اب نہ دن اپنا رہا اور نہ ہی رات اپنی
جا پڑی غیر کے ہاتھوں میں ہر ایک بات اپنی
ہاتھ اپنے دل آزاد کے ہم دھو بیٹھے
ایک دولت تھی ہماری سو اسے کھو بیٹھے

اس کو بھی بند کہتے ہیں اس طرح ایک نظم میں کئی بند ہوتے ہیں جیسے کل جگ' آدمی نامہ' اپنی مدد آپ نظمیں ہیں۔

☆ **حمد:** اللہ کی تعریف میں جو اشعار کہے جاتے ہیں حمد کہلاتے ہیں۔جیسے:

خالقِ دو جہاں ہے تو عزوذوالجلال ہے　　　　یکتا ہے تیری ذات پاک عالی و بے مثال ہے

☆ **نعت:** حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں جو اشعار کہے جاتے ہیں نعت کہلاتے ہیں۔جیسے:

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا　　　　مرادیں غریبوں کی بر لانے والا

☆ **غزل:** غزل کے معنی عورتوں کی تعریف کرنا۔غزل کے پہلے شعر کو مطلع اور آخری شعر کو مقطع کہتے ہیں۔
غزل کے شعر کے ہر دوسرے مصرعہ میں قافیہ ردیف کی پابندی کی جاتی ہے۔

☆ **قصیدہ:** وہ نظم جو کسی بزرگانِ دین کی تعریف یا بادشاہ کی تعریف میں لکھی جائے۔قصیدہ میں مطلع ہوتا ہے۔اور ہر دوسرے مصرعہ میں قافیہ ردیف پائی جاتی ہے۔قصیدہ کے پانچ اجزاء ہیں۔

(۱) تشبیب　(۲) گریز　(۳) مدح　(۴) مدعا (۵) دعا

☆ **مثنوی:** وہ اشعار جس میں کسی شہزادہ یا بادشاہ کی عشقیہ کہانی کو بیان کی جائے۔یہ ایک طویل داستان ہوتی ہیں اس میں ہر شعر کے دونوں مصرعوں میں قافیہ ردیف کی پابندی کی جاتی ہے اور ہر شعر کا قافیہ ردیف الگ ہوتا ہے۔

☆ **نوحہ:** وہ اشعار جس میں کسی کی موت پر غم کا اظہار کیا جاتا ہے۔عام طور پر کربلا کے واقعات کو بیان کیا جاتا ہے۔جس سے نوحہ میں درد و اثر پیدا ہوتا ہے۔اس میں قافیہ ردیف کی پابندی ہوتی ہے۔

☆ **شہر آشوب:** وہ اشعار جو کسی شہر کی پریشانی' گردش آسمانی یا زمانے کی ناقدردانی پر مشتمل ہوتے ہیں۔

☆ **مرثیہ:** ایسی نظم جس میں مرنے والے کے اوصاف بیان کیے جائیں مرثیہ کہلاتا ہے' عموماً مرثیہ میں شہدائے کربلا کا ذکر ہوتا ہے۔

مرثیہ کے اجزا: چہرہ' سراپا' رخصت' آمد' جنگ' شہادت ہیں۔

☆ **قطعہ:** قطعہ کے لغوی معنی ٹکڑے کے ہیں شاعری میں بغیر مطلع کی مسلسل نظم کو قطعہ کہتے ہیں۔

☆ **نظم:** نظم کے لغوی معنی لڑی میں موتی پرونا ہے۔جب کسی خاص موضوع پر تسلسل کے ساتھ اظہار خیال کیا جاتا ہے تو نظم کہلاتی ہے۔نظم کی تین قسمیں ہیں۔پابند نظم' معریٰ نظم' آزاد نظم

جس نظم میں بحر و قافیہ کی پوری پابندی کی جائے اس کو ''پابند نظم'' کہا جاتا ہے۔ایسی نظم جس میں بحر کی پابندی ہو مگر قافیہ کی پابندی نہ ہو تو معریٰ نظم سطح کہتے ہیں۔ایسی نظم جس میں وزن بحر اور قافیہ کی پابندی نہ کی جائے تو ''آزاد نظم'' کہلاتا ہے۔

علم بلاغت

☆ **علم بلاغت کی تعریف:** علم بلاغت کا دوسرا نام علم بیان بھی ہے۔انسان جو بھی جملے بیان کرتے ہیں اس کو فصاحت کہتے ہیں۔اگر معنی کی طرف توجہ کرتے تو بلاغت ہے۔اگر وجوہات کی طرف توجہ ڈالے تو فصاحت ہے۔

فصاحت کی چار قسمیں ہیں: ☆ تشبیہہ ☆ استعارہ ☆ مجاز مرسل ☆ کنایہ

☆ **تشبیہ:** کسی ایک شئے کو دوسرے کے مثل قرار دینا تشبیہ کہلاتا ہے۔اور دونوں چیزوں میں مشترک خصوصیت پائی جاتی ہو تشبیہ کا استعمال کلام میں زور اور وزن پیدا کرنے کے لیے کیا جاتا ہے۔جیسے احمد شیر کی طرح بہادر ہے۔

اس مثال میں احمد کو بہادری میں شیر کے مثل قرار دیا جا رہا ہے۔

☆ **ارکان تشبیہ پانچ ہیں۔**

مشبہٗ مشبہ بہٗ حرف تشبیہٗ وجہ تشبیہٗ غرض تشبیہ

ان پانچوں کا ایک جملے کے اندر پایا جانا تشبیہ ہونے کے لیے ضروری ہے۔اوپر مثال میں احمد۔مشبہٗ شیر مشبہ بہٗ کی طرح حرف تشبیہٗ بہادر وجہ تشبیہٗ اور جملے کا مقصد یعنی احمد کی بہادری اعلان غرض تشبیہ ہے۔

حروف تشبیہ یہ ہیں۔ کی طرح۔کے جیسے۔کے مثل۔کی سی

نازکی اس کے لب کی کیا کہیئے
پنکھڑی اک گلاب کی سی ہے

اس شعر میں شاعر اپنی محبوبہ کے لبوں کی نازکی کو گلاب کی پنکھڑی سے تشبیہ دے رہا ہے کہ اس کے لب نازک و گلابی ہے۔

☆ **استعارہ:** اگر حقیقی معنی میں اور مجازی معنی میں تشبیہ کا تعلق ہو تو استعارہ کہلاتا ہے اور اس میں حرف تشبیہٗ اور مشبہ بہ موجود نہ ہو جیسے احمد شیر ہے۔

☆ **مجاز مرسل:** جب حقیقی معنی اور مجازی معنے کو چھوڑ کر دوسرا معنی مراد لیا جائے تو مجاز مرسل کہتے ہیں۔

جیسے: احمد شیر کی طرح بہادر ہے کے بجائے 'شیر ہے' کہنا مجاز مرسل کہلاتا ہے۔

اس کی دو صورتیں ہیں: 1) اگر کسی لفظ کے اصلی معنی چھوڑ کر دوسرے معنی لے رہے ہیں تو وہ مجاز ہے۔

2) اگر کسی لفظ کے حقیقی معنی مراد لے رہے ہوں تو وہ مرسل ہے۔جیسے: چہرہ دکھاؤ۔یعنی اس جملے میں میں کہا جا رہا ہے ''آ کر ملو'۔

☆ **کنایہ:** جب الفاظ کے حقیقی معنی کے علاوہ ایک دوسرا معنی بھی ہو مگر دور کے معنی مراد لیے جائے۔جیسے:

اُٹھا جو ہاتھ کانپ گیا شیر آسماں   گردش جودی تو سب تروبالا ہوا جہاں

شیر آسماں سے مراد برج اسد (ستارہ) ہے۔جودی سے مراد (پہاڑ) ہے۔

تم میرے پاس ہوتے ہو گویا   جب کوئی دوسرا نہیں ہوتا

صنعت

☆ **صنعت:** کلام کے اندر لطف و خوبی پیدا کرنے کے لیے الفاظ کو خاص انداز میں پیش کرنا صنعت کہلاتا ہے بعض اوقات وہ معنوی اعتبار سے ہوتا ہے اور بعض وقت لفظی اعتبار سے پایا جاتا ہے۔اس کی دو قسمیں ہیں۔

صنائع لفظی　　　　　صنائع معنوی

صنائع لفظی: ایک لفظ کے کئی معنی مراد لینا صنائع لفظی کہلاتا ہے۔

صنائع معنوی: ایک معنی کے کئی الفاظ استعمال کرنا صنائع معنوی کہلاتا ہے۔اس کی کئی اقسام ہیں۔

☆ **صنعت ابہام:** کلام میں ایسا لفظ استعمال کرنا جن کے ایک سے زائد معنی ہوں۔قاری کا ذہن قریب کے معنی کی طرف جائے لیکن غور کرنے پر دوسرے معنی سمجھ میں آئے جیسے

آنکھیں دکھلاتی تمھیں تماشا
ارباب نظر کو پتلیوں کا

اس شعر میں پتلی کے دو معنی ہیں۔ایک آنکھ کی پتلی اور دوسرا کٹھ پتلی مگر شعر میں آنکھ کی پتلی مراد ہے۔

☆ **صنعت تجنیس:** تجنیس وہ صنعت ہے جس میں دو ایسے الفاظ استعمال کرنا جس کا املا یکساں ہو مگر معنی الگ الگ ہوں۔جیسے: مار تیرے ہاتھ میں ہے اس کو مار یہاں پہلے **"مار"** کے معنی سانپ ہے اور دوسرے **"مار"** کے معنی مارنا ہے۔

تمہاری مانگ ہی دل مانگ لے گی
یہ چوٹی کس لیے پیچھے پڑی ہے

اس شعر میں **"مانگ"** دوبار استعمال ہوا ہے پہلے مانگ سے مراد بالوں سے نکلنے والی مانگ اور دوسرا لفظ سے مراد مانگنا یعنی طلب کرنا ہے۔دونوں مانگ اور تلفظ میں یکساں ہیں مگر معنی و مفہوم الگ الگ ہے۔

یہ بھی نہ پوچھا کبھی صیاد نے
کون رہا کون رہا ہو گیا

☆ **تضاد:** وہ صنعت جس میں ایسے دو الفاظ کا استعمال کرنا جو ایک دوسرے کی ضد ہوں ہے۔

صبح ہوتی ہے شام ہوتی ہے
عمر یونہی تمام ہوتی ہے

صبح اور شام ایک دوسرے کی ضد ہے۔

زندگی موتیوں کی ڈھلکتی لڑی
گاہ روتی ہوئی گاہ ہنستی ہوئی

روتی اور ہنستی ایک دوسرے کی ضد ہے۔

کہیں شاہ ہوں کہیں ہوں گدا
کہیں رند میکش کہیں پار سا

☆ **مرعات النظیر:** وہ صنعت ہے جس میں ایسے الفاظ کا استعمال جو باہم کسی قسم کی مناسبت رکھتے ہوں۔مثلاً

ہر نخل برومند ہے یا حضرت باری

پھل ہم کو بھی مل جائے ریاضت کا ہماری

اس شعر میں نخل برومند اور پھل باہم مناسبت رکھتے ہیں۔

خط بڑھا زلفیں بڑھیں کاکل بڑھے گیسو بڑھے

حسن کی سرکار میں جتنے بڑھے ہندو بڑھے

خط، کاکل، زلف، گیسو ہم معنی الفاظ ہیں۔

☆ **حسن تعلیل:** وہ صنعت ہے جس میں کسی بات کو ثابت کرنے کے لیے ایسی چیز کو سبب قرار دینا جو حقیقت میں اس کی سبب نہیں ہے۔

کمر خمیدہ نہیں بے سبب ضعیفی میں

زمین ڈھونڈ رہا ہوں مزار کے قابل

☆☆☆

آتی ہے اس کو دیکھے موجیں کشاں کشاں

ساحل پہ بال کھولے نہاتی ہے چاندنی

☆ **مبالغہ:** وہ صنعت ہے جس میں کسی کی تعریف یا مذمت کو بڑھا چڑھا کر پیش کیا جاتا ہے۔

چمکے جو تیغ قہر کسی روز جنگ میں

ٹھہرا نہ سایہ خوف کے مارے بدن کے پاس

☆ **تلمیح:** وہ صنعت ہے جس میں کسی شعر میں ایک لفظ کے ذریعہ کسی بڑے واقعہ کی طرف اشارہ کرنا۔ تلمیح کہلاتا ہے۔ جیسے

ابن مریم ہوا کرے کوئی

مرے دکھ کی دوا کرے کوئی

اس شعر میں ابن مریم تلمیح ہے کیونکہ ابن مریم مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں جو اپنا ہاتھ پھیرا کر اندھوں کی بینائی واپس لاتے تھے۔ مشہور تلمیحات یہ ہیں۔ آتش نمرود، طور وموسیٰ، لیلیٰ مجنوں، فرہاد، حسین وکربلا، فرعون وموسیٰ، نمرود وابراھیمؑ، کشتی نوحؑ، آدم وابلیس، شداد وجنت، صدام وبش،

آج بھی ہو گر ابراھیم سا ایماں پیدا

آگ کر سکتی ہے انداز گلستاں پیدا

☆ **تجاھل عارفانہ:** کسی بات کو جانتے ہوئے بھی اس سے انجان ہوجانا تجاہل عارفانہ کہلاتا ہے۔ جیسے

کوئی امید بر نہیں آتی

کوئی صورت نظر نہیں آتی

موت کا ایک دن معین ہے

نیند کیوں رات بھر نہیں آتی

رموز اوقاف

1) **رابطہ(:)**

اس کو انگریزی میں کولن کہتے ہیں۔ جب کسی کا قول نقل کیا جائے یا کسی اقتباس کو لکھا جائے۔ نظم ونثر کی تشریح کی جائے۔ ایسے موقعوں پر یہ علامت استعمال کی جاتی ہے۔ اس طرح مثالوں سے پہلے لفظوں کے معنی لکھنے سے پہلے اور شعر یا مصرعے کا حوالہ دینے سے پہلے بھی اس علامت کو لایا جاتا ہے۔

جیسے: مشہور کتابیں: دیوان غالب‘ غبار خاطر‘ مسدس وغیرہ

2) **ختمہ(۔)**

یہ علامت جملے کے آخر میں لگائی جاتی ہے اور انگریزی مخففات میں بھی اس کا استعمال ہوتا ہے۔

جیسے: ایم۔بی۔بی۔ایس‘ ایم۔اے‘ ایل۔ایل۔بی وغیرہ

3) **واوین:** ” “

جب کسی کا قول کسی مشہور شعر یا نثر کے ٹکڑے کو نقل کرتے ہیں تو اس کے پہلے اور بعد یہ علامت لگاتے ہیں جیسے ”شیر کی ایک دن کی زندگی گیدڑ کی سو سال کی زندگی سے بہتر ہے“۔

4) **ندائیہ/فجائیہ (!)**

یہ علامت منادی کے ساتھ لائی جاتی ہے۔ جیسے ملیحہ! تم کتاب لانا مت بھولو۔ یہ علامت غصہ‘ حقارت‘ استعجاب اور خوف کے جذبات کے اظہار کے لیے بھی لگائی جاتی ہے۔ ایسے موقع پر اس کو فجائیہ کہتے ہیں۔ افوہ! افسوس صد افسوس! وغیرہ

5) **سوالیہ: (؟)**

سوالیہ جملے کے آخر میں یہ علامت لگائی جاتی ہے۔

جسے: تم کہاں سے آرہے ہوں؟ یہ کیا ہے؟

6) **قوسین:( )**

عام طور پر جملہ معترضہ کو قوسین میں لکھا جاتا ہے۔

جیسے: متین (جس نے دوڑ میں گولڈ میڈل حاصل کیا تھا) کل شارجہ گیا۔

7) **سکتہ:** وہ سب سے چھوٹا وقفہ ہوتا ہے۔

8) **وقفہ سمی کولن (؛):** سکتے سے زائد ٹھہراؤ کو وقفہ کہتے ہیں۔

9) **تفصیل:(:۔)** یہ علامت عام طور پر حسب ذیل کو ظاہر کرنے کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔

علم عروض

☆ اشعار کو وزن پر تولنا علم عروض کہلاتا ہے۔